تعارف و تبصرۂ کتب

نام کتاب : ملک لوٹنے والے چہرے
مصنف : افضال مظہر راٹھور
ضخامت : ۳۵۲ صفحات
قیمت : ۱۲۰ روپے
ملنے کا پتہ : مکتبہ داستان لمیٹڈ پٹیالہ گراؤنڈ، لاہور

"ملک لوٹنے والے چہرے" جیسا کہ نام سے ظاہر ہے ایک ایسی کتاب ہے جس میں مصنف نے ایسے لوگوں کو بے نقاب کیا ہے جنہوں نے بقول ان کے ملکی خزانے کو لوٹنے یا نقصان پہنچانے میں حتی المقدور کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ مصنف نے یہ ساری معلومات بہت محنت اور کاوش سے اکٹھی کی ہیں اور ایک خاص انداز میں ان کو ترتیب دے کر قارئین کے سامنے پیش کیا ہے۔ مصنف کے خیال میں ملک عزیز کو بے دریغ لوٹنے والوں میں حکمران، سیاست دان، بیوروکریٹس اور فوجی آمر سرفہرست ہیں۔ مصنف کی محنت قابل تحسین ہے کہ اس نے کہاں کہاں سے معلومات اور اعداد و شمار اکٹھے کئے ہیں اور پھر کس جرات اور بے باکی کے ساتھ بدعنوان لوگوں کی کرپشن کو طشت از بام کیا ہے۔ کتاب مصنف کی گہری حب الوطنی اور درد دل کی مظہر ہے۔ معلومات کی فراہمی میں اس نے کسی جانبداری یا تعصب سے کام نہیں لیا بلکہ جن لوگوں کو اس نے کرپٹ شمار کیا ہے ان میں ہر سیاسی پارٹی اور ہر فکر و خیال کے لوگ شامل ہیں۔ یوں اس نے کسی خاص گروپ کو ہی مورد الزام نہیں ٹھہرایا اور نہ ہی کسی بدعنوان کو تحفظ دینے کی کوشش کی ہے۔

حکمرانوں کی شاہ خرچیوں اور غیر مستحق لوگوں کو سیاسی رشوت کے طور پر پلاٹوں کی الاٹمنٹ کا ذکر بڑی تفصیل اور کوائف کے ساتھ فہرست کی صورت میں پیش کیا گیا ہے۔ اسی طرح ملک کے ارب پتی اور کروڑ پتی لوگوں میں سے نام بنام ان لوگوں کی فہرست پیش کی ہے جو ایک پیسہ بھی ٹیکس ادا نہیں کرتے یا صرف معمولی ٹیکس دیتے ہیں اور اس طرح ملکی خزانے کو کروڑوں کا نقصان پہنچا رہے ہیں۔ مصنف نے ان لوگوں کو بھی نمایاں کیا ہے جو کروڑوں کے قرض دبا کر بیٹھے ہیں یا پھر اثر و رسوخ سے معاف کرا چکے ہیں۔ اس طرح سینکڑوں ایکڑ اراضی اور انتہائی قیمتی پلاٹ اونے پونے

© rasailojaraid.c
© rasailojaraid.c

حاصل کرنے والوں اور الاٹ کرنے والوں کے نام بھی بتائے گئے ہیں۔ کتاب میں برسراقتدار طبقے کے افراد کے بیرون ملک علاج پر کروڑوں اور اربوں خرچ ہونے کا بھی ریکارڈ پیش کیا گیا ہے۔ یہ تمام معلومات پڑھنے سے تعلق رکھتی ہیں۔ خاص طور پر وہ فہرست انتہائی حیران کن ہے جس میں ان افراد کی فہرست دی گئی ہے جن کو میرٹ کی دھجیاں اڑاتے ہوئے ضروری تعلیمی قابلیت کے بغیر گریڈ ۱۷ سے ۲۲ تک کے اعلیٰ عہدوں پر فائز کیا گیا ہے۔ ان لوگوں کے نام، عہدے اور تقرری کرنے والوں کے نام بھی بتائے گئے ہیں۔ یوں یہ کتاب احتسابی کمیشن کے لئے بہت مفید ہو سکتی ہے اور خود مصنف بھی یہی چاہتا ہے۔ یہاں یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ کتاب میں موجود اکثر و بیشتر معلومات اور اعداد و شمار اخباری خبروں پر مبنی ہیں، جن میں مبالغے اور مغالطے کی پوری گنجائش موجود ہے۔ مثلاً کتاب کے صفحہ ۱۵۱ پر سابق وزیر اعلیٰ پنجاب عارف نکئی کا یہ اخباری بیان درج ہے کہ ایف سی کالج میں ۲۵۰ داخلے میرٹ کے خلاف کئے گئے ہیں حالانکہ یہ خبر بالکل غلط ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ۱۹۹۶ء میں کالج کے داخلوں کے موقع پر صوبائی وزیر اعلیٰ نے ایف سی کالج کے پرنسپل پر میرٹ کے خلاف داخلے کے سلسلے میں دباؤ ڈالا جسے قبول نہ کیا گیا۔ ردعمل کے طور پر وزیر اعلیٰ نے پرنسپل پر ۲۵۰ داخلے میرٹ کے خلاف کرنے کا الزام لگایا۔ انکوائری ہوئی اور ایک طالب علم کا داخلہ بھی میرٹ کے خلاف ثابت نہ ہو سکا۔ اس واقعہ کی روشنی میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ احتساب کرنے والے اداروں کے لئے یہ کتاب بہت مفید ثابت ہو سکتی ہے البتہ اس کے مندرجات کو من و عن تسلیم کر لینا ہرگز مناسب نہیں۔ کتاب کی لکھائی چھپائی معیاری ہے۔

(تبصرہ نگار : پروفیسر محمد یونس جنجوعہ)

امیر تنظیم اسلامی
ڈاکٹر اسرار احمد
کے دو خطابات پر مشتمل بعنوان :
عیسائیت اور اسلام
کتابی شکل میں دستیاب ہے
عمدہ طباعت، صفحات ۵۶ قیمت ۸ روپے
مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن، لاہور

امیر تنظیم اسلامی
ڈاکٹر اسرار احمد
کا نہایت جامع خطاب بعنوان :
تنظیم اسلامی کی دعوت
کتابی شکل میں دستیاب ہے
عمدہ طباعت، صفحات ۵۲ قیمت ۸ روپے
مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن، لاہور

© rasailojaraid.